رسائل و مسائل

ایک جانور میں قربانی و عقیقہ کا اشتراک

سوال:۔ ایک مسئلہ درپیش ہے۔ امید ہے آپ اس سلسلہ میں قرآن و حدیث کی روشنی میں بذریعہ ترجمان القرآن جواب مرحمت فرمائیں گے۔

مسئلہ یہ ہے کہ عیدالاضحٰی کے موقع پر مسلمان بھیڑ، بکری، گائے، اونٹ وغیرہ ذبح کرتے ہیں۔ گائے میں سات حصّے کیے جاتے ہیں۔ یہاں عام طور پر جب کسی بچے یا بچی کا عقیقہ کیا جاتا ہے تو بھی گائے میں سات حصّے کیے جاتے ہیں۔ یعنی ایک گائے سے تین بچوں اور ایک بچی کا عقیقہ کیا جاتا ہے۔ اب چند دن پیشتر ایک مولوی صاحب نے بتایا کہ عقیقہ کے لیے ایک جان قربان کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس لیے گائے میں سات حصّے نہیں کیے جا سکتے۔ ایک مرد کے لیے دو بکرے، یا دو گائے یا بچھڑے ذبح کیے جائیں۔ اس سلسلے میں قرآن و حدیث و فقہ کی روشنی میں وضاحت فرما دیں تو نوازش ہوگی۔

جواب: آپ کا استفسار ملا۔ جواب درج ذیل ہے:

علماء احناف کا عام فتویٰ یہ ہے کہ قربانی اور عقیقہ کے احکام یکساں ہیں اور قربانی اگر گائے، بیل، اونٹ کی ہو تو اس کے بعض حصّوں میں قربانی کی اور کچھ حصّوں میں عقیقہ کی نیت کرنا جائز ہے اور قربانی و عقیقہ دونوں ادا ہو جائیں گے۔ یہ مسئلہ کتب فقہ حنفیہ ردالمحتار شامی اور دوسری کتابوں میں درج ہے اور اسی حوالے سے اردو فتاوٰی

میں بھی موجود ہے۔ مثلاً فتاویٰ دار العلوم دیوبند جلد اوّل ص ۱۶۷ میں ایک سوال بعنوان "عقیقہ کے چند احکام" کا جواب ہے:

حکمِ قربانی و عقیقہ یکے است یعنی در اضحیہ شرکت عقیقہ صحیح است و یک بقر از ہفت اطفال عقیقہ کردن رواست۔

"قربانی اور عقیقہ کا حکم ایک ہی ہے، یعنی قربانی میں عقیقہ کی شرکت صحیح ہے اور ایک گائے کا سات بچوں کی طرف سے عقیقہ کرنا روا ہے۔"

(آگے شامی، کتاب الاضحیہ کی عربی عبارت ہے)۔

بہارِ شریعت، مولانا محمد امجد علی صاحب رضوی، جلد ۱۵، قربانی کے جانور کے بیان میں فرماتے ہیں:

مسئلہ: "یہ ضروری نہیں کہ تقرب ایک ہی قسم کا ہو، مثلاً سب قربانی ہی کرنا چاہتے ہیں، بلکہ اگر مختلف قسم کے تقرب ہوں، ہر صورت میں قربانی جائز ہے ...... قربانی اور عقیقہ کی بھی شرکت ہو سکتی ہے کہ عقیقہ بھی تقرب کی ایک صورت ہے۔" (ردالمحتار)

ممکن ہے جن عالمِ دین نے آپ کو مسئلہ بتایا ہے، وہ اہل حدیث ہوں اور اس مسلک کے علماء کا فتویٰ وہی ہو۔ میں اس بارے میں پورے یقین اور تحقیق کے ساتھ سرِ دست کچھ کہنے سے قاصر ہوں، لیکن مولانا میاں نذیر حسین محدث دہلوی کے فتاویٰ نذیریہ جلد سوم صفحہ ۲۵۳ پر قربانی و عقیقہ کے احکام میں فقہائے حنفیہ کا استدلال جس طرح بلا اظہار اختلاف نقل فرمایا ہے اور اس سے پہلے اس قول کی تصویب فرمائی ہے کہ "جمیعِ احکامِ عقیقہ کے مثل احکام قربانی کے ہیں"۔ اِس سے میں یہی سمجھ سکا ہوں کہ انہیں بھی حنفی فتویٰ سے اتفاق ہے، واللہ اعلم۔ لیکن علمائے حنفیہ کا فتویٰ بلاشبہ یہی ہے کہ جن جانوروں کی قربانی میں حصے ہو سکتے ہیں، وہ حصے قربانی کے بھی ہو سکتے ہیں اور عقیقہ کے بھی اور عقیقہ و قربانی کا اشتراک بھی اس جانور میں جائز ہے۔

(غلام علی)